سوال

(77) شیعہ بھائی ایام محرم میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں تعزیہ الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شیعہ بھائی ایام محرم میں حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں تعزیہ نکالتے ہیں۔ اور ماتم کرتے ہیں کیا شیعہ لٹریچر میں اس کا ثبوت ہے۔؟

سوال۔ نمبر 2۔ سب سے پہلے ماتم کرنے والا کون ہے؟

سوال۔ نمبر 3۔ قاتلان حسین کون تھے۔ مذمت موجود ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شعیہ کی معتبر کتب میں ماتم کی سختی سے حرمت اور مذمت موجود ہے۔ چنانچہ چند شیعی روایات پیش خدمت ہیں۔

1۔ فرمان رسول مقبول ﷺ

قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم عند وفاتہ لفاطمة لا تھمشیعلی وجھک ولا ترخی علی شعر ولا تنادي بالو کیل ولا تقیمی علی نائحة

(فروع کافی ج 2 ص 214) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو وصیت فرمائی کہ میری وفات کے بعد اپنے چہرے کو زخمی نہ کرنا۔ بال نہ لنکانا۔ واویلا نہ کرنا۔ نوحہ نہ کرنا۔

2۔ ابن بابویہ بسند معتبر از امام محمد باقر وامام جعفر صادق روایت کردہ است کہ حضرت رسول ﷺ ورہنگام وفات خود حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گفت کہ چوں من بمیرم روئے خود را برائے من مخراش وگیسوئے خدرا پریشان مکن واویلا مگرو برمن۔ نوحہ۔ مکن ونوحہ گراں را مطلب وپش کن حیات القلوب جلد 2 ص 538 جلا ٔ العیون نمبر 33)

شیعی مترجم نے اس عبارت میں یوں ترجمہ کیا ہے۔ ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول ﷺ نے وقت وفات جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا سیدہ سے کہا اے فاطمہ جب میں مرجاؤں اس وقت تو اپنے بال میری مفارقت سے نہ نوچنا اور اپنے گیسو پریشان اور واویلا نہ کرنا اور مجھ پر نوحہ نہ کرنا اور نوحہ کرنے والوں کو نہ بلانا (جلال العیون اردو ص 67)

3۔ عن ابی عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب المسلم یدہ علی فخذہ عند المصیبۃ احباط

حضرت جعفر صادق فرماتے ہیں۔کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وقت مصیبت رانوں پر ہاتھ مارنے سے مسلمانوں کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ماتم حرمت

آپ ﷺ کے خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ماتم کی حرمت اور مذمت منقول ہے چنانچہ کتاب فروع کافی میں ہے۔

قال علی ورثنا العفو من ال یعقوب وورثنا الصبر من ال یعقوب

(فروع کافی جلد نمبر 3 ص 144) نولکشور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے۔کہ دشمن کو معاف کرنا آل یعقوبؑ سے اور مصیبت کے وقت صبر کرنا آل یعقوبؑ سے ہم کو ورثہ میں ملا ہے۔

5۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفات رسول ﷺ پر فرماتے ہیں۔

قد انقطع بموتک مالم ینقطع بموتِ غیرک ولولا انک امرت بالصبر ونہیت عن الجزع لانضدنا علیک ماء الشئون

(نہج البلاغہ طہران ص 338) کہ آپ ﷺ کی وفات سے وہ امور منقطع ہوئے جو کسی اور نبی کی وفات سے نہ ہوئے اگر آپ ﷺ نے ہمیں صبر کا حکم اور جزع فزع سے منع نہ کیا ہوتا تو آج ہم آپ ﷺ کی موت پر رو رو کر آنکھوں کا پانی خشک کر ڈالتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دوسرا فرمان

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النیاحۃ والاستماع من لایحضرہ الفقیہ

(نہج البلاغہ ج 4 ص 466) رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے سے اور اس کے سننے سے منع فرمایا۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ماتم

فروع کافی میں ہے۔

لما اصیب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ نعی الحسن الی الحسین علیہم السلام وہو بالمدائن فلما قرا الکتاب قال ما من مصیبۃ ما اعظمہا مع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اصیب منکم من مصیبۃ فلیذکر مصابہ بی فانہ یصاب بمصیبۃ اعظم منا صدق صلی اللہ علیہ وسلم

(فروع کافی ج 1 ص 119) بحوالہ آفتاب ہدایت ص 323) جب حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجی۔ تو انہوں نے خطبہ پڑھ کر فرمایا کے کتنی بڑی مصیبت کا سامنا ہے۔ لیکن نانا جی ﷺ کا فرمان ہے۔کہ جب تمھیں کوئی مصیبت پہنچے تو میری موت کی مصیبت کو یاد کرو کیونکہ مسلمانوں کے لئے میری موت کی مصیبت سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں آسکتی حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کا یہ ارشاد سچا ہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی آخری وصیت

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کربلا میں اپنی ہمشیرہ حضرت زینب کو فرمایا کہ بہن جو میرا حق تم پر ہے۔ اسی کی قسم دے کر کہتا ہوں۔ میری مصیبت مفارقت صبر کرو پس جب میں مارا جاؤں۔ تو ہرگز منہ نہ پیٹنا اور بال اپنے نہ نوچنا اور گریبان چاک نہ کرنا کہ تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی ہو۔ جیسا کہ انہوں نے پیغمبر خداﷺ کی مصیبت میں صبر فرمایا تھا۔ اسی طرح تم بھی میری مصیبت میں صبر کرنا۔ (انارۃ البصائر 296 بحوالہ افتاب ہدایت 333)

امام زین العابدین

فرماتے ہیں۔ **لاایمان لمن لاصبر لہ** (اصول کافی جلد 2 ص 175) یعنی مصیبت میں صبر نہ کرنے والا دولت ایمان سے محروم ہوتا ہے۔

جناب جعفر صادق کا فتویٰ

عن ابی عبداللہ قال الصبر من الایمان بمنزلۃ الراس من الجسد فاذ ذہب الراس ذہب الجسد کذالک اذا ذہب الصبر ذہب الایمان

(نہج البلاغۃ ج 2 ص 165۔ اصول کافی ص 410 باب الصبر) جناب جعفر صادقؒ فرماتے ہیں۔ ک صبر ایمان کے لئے سر کے بجائے ہے۔ جیسے سر کے بغیر بے کار ہے۔ اسی طرح ایمان بغیر صبر کسی کام کا نہیں رہتا۔

حضرت جعفر صادقؒ کا دوسرا فتویٰ

عن ابی عبداللہ قال الصبر والبلاء یستبقان الی المومن فیاتیہ البلاء وہو جزوع

(فروع کافی ج 1 ص 1219) امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔ کہ صبر اور مصیبت دونوں مومن کو پش آتے ہیں۔ لیکن جب مومن کو مصیبت آتی ہے۔ تو صبر اور اشکبائی کرتا ہے۔ اور کافر کو جب گھبراہٹ ہوتی ہے۔ اور مصیبت آتی ہے۔ تو وہ جزع فزع کرتا ہے۔

جزع کی تعریف

عن جعفر بن ابی جعبر قال قلت لہ ما الجز قال اشدا الجزع الصراخ بالویل والعویل ونظم الوجہ والصدر وجزالشعر من النواصی ومن اقام النواحہ فقد ترک الصبر واخذ فی غیر طریقہ

فروع کافی جل نمبر 1 ص 121 امام صادق سے جب جزع کی حقیقت پوچھی گئی تو فرمایا کہ انتائی جزع ہائے والئے چیخ وپکار کرنا گالوں کو پیٹنا سینہ کوبی کرنا بال توڑنا ہے۔ اور جس نے نوحہ کیا اس نے صبر چھوڑ دیا اور غیر شرعی طریق اختیار کیا۔

سب سے پہلا نوحہ گرہ

جواب سوال نمبر 2 سب سے پہلے ماتم اور نوحہ کا بندوبست کرنے والا شیعی کتب کے مطابق خود یزید تھا۔ چنانچہ ملاں باقر مجلسی لکھتے ہیں۔ جب اہل حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قافل کوفہ سے دمشق آیا اور یزید کے دربار میں پش آیا۔ تو یزیز کی بیوی ہندہ نے بے تاب ہو کر بے پردہ مجلس یزید میں چلی آئی۔ یزید نے دوڑ کر اس کے سر پر کپڑا ڈال دیا۔ کہا گھر میں جا

اورآل رسول ﷺ قریش کے پربزرگوار پر بد نوحہ زاری کرکہ عبید اللہ بن زیادنے ان کے بارے میں جلدی کی میں ان کے قتل پر ہر گز راضی نہ تھا۔جلد نمبر 1 جلال العیون اردو جلد نمبر 2 ص 142)

جواب۔نمبر 2۔جب اہل بیت یزید کے محل میں داخل ہوئے تو اہل بیت یزید نے زیور اتار کر ماتمی لباس پہنا صدائے نوحہ گریہ بلند کی اور یزید کے گھر تین روز تک ماتم برپا رہا۔اسی طرح اخبار ماتم منہج اور تاریخ نواسخ التاریخ یزید اور خاندان یزید کے ماتم اور نوحہ کا ذکر موجود ہے۔یہ بروایت شعیہ ہے۔مگر راقم کو یزید کے نوحہ گر ہونے میں تامل ہے۔

دوسرا نوحہ گرہ

اور پھر یزید کے بعد مختار بن ابی عبید جو سیاسی شعیہ تھا نے اس رسم کو بہت رواج دیا اور بعد ازاں نبوت کا دعویٰ کرنے پر جناب معصب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوا۔

تیسرا نوحہ گرہ

معزالدولہ ہے۔جو المطیع اللہ ابو القاسمکے دہد اقتدار 341ء و353 ہجری میں با اثر شیعہ تھا۔اسی غالی شعیہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اور آگ معاویہ پر لعنت کے کتبے بغداد کی مساجد میں لگوائے تھے۔اور 1352ھ میں پہلی دفعہ بغداد کے بازاروں میں عاشقان حسین کو دسویں محرم میں مکمل ہڑتال کر کے رونے پیٹنے کا حکم دیا۔بغداد تاریخ الخلفاء ص 303-304۔)معزالدولہ نے حکم دیا کہ مکمل ہڑتا کریں اور نا بنائی روٹی نہ پکائیں اور بازاروں میں تابوت اور نقلی قرین تیار کی جایئں۔اور عورتوں کو بازاروں میں بال کھولے پیٹنے کےلئے بھیجا جائے۔اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ماتم کریں بغداد میں یہ پہلا ماتم تھا۔(اخبار الاعتصام جلد 26 شمارہ 26)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 243-245

محدث فتویٰ